# پاکستان میں احمدیوں کے خلاف کارروائیاں

# احمدی کبھی اپنا قبلہ نہیں بدلیں گے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳؍ جون ۱۹۸۶ء بمقام بیت الفضل لندن)

تشہد وتعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنی کی تلاوت فرمائی:

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿۱۵۱﴾ (البقرہ:۱۵۱)

اور پھر فرمایا:

پاکستان میں گزشتہ چند سالوں سے ایک عالمی سازش کے مطابق وہابیت کو سارے ملک پر مسلط کرنے کی جو سازش جاری کی گئی تھی بظاہر مارشل لاء کے ختم ہونے کے باوجود وہ سازش اسی طرح بروئے کار ہے اور اس کے بدارادوں میں بھی کوئی فرق نہیں، اس کے طریق کار میں بھی کوئی فرق نہیں اور اس کی شدت میں بھی کوئی فرق نہیں۔ بظاہر مارشل لاء کا اختتام ہو چکا ہے لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ محض نام تبدیل ہوا ہے۔ فرق ہے تو صرف اتنا کہ پہلے فوجی سربراہ ملک کا صدر تھا اب ملک کا صدر فوجی سربراہ ہے۔ اس طرف سے پڑھ لیں اس کو یا اس طرف سے پڑھ لیں عملاً بات وہی رہتی ہے اور وہ وجود جن میں فوجی استبداد کا تصور اپنی تمام خامیوں کے ساتھ تجسم اختیار کر چکا تھا وہ وجود وہی ہیں،

وہ مہرے وہی ہیں، وہ مہرے چلنے والے ہاتھ وہی ہیں اور ان کے پیچھے جو عالمی سازش تیار کرنے والے دماغ ہیں وہ وہی دماغ ہیں جو اسی طرح کام کر رہے ہیں۔

اس سازش کا جو مرکزی نقطہ تھا اور ہے وہ یہی ہے کہ وہابی فرقہ کے علماء کو جماعت احمدیہ پر ہر طرح کے مظالم توڑنے پر مقرر اور مسلّط کر دیا جائے اور ان کے لئے کوئی بھی آخری حد نہ ہو، نہ انسانی اخلاق کے لحاظ سے نہ مذہبی تقاضوں کے اعتبار سے۔ ان کے مطالبوں میں، ان کے عمل میں، ان کی مخالفت کی نوعیت میں کسی قسم کی کوئی حدیں باقی نہ رہیں اور اس زور اور شدت کے ساتھ وہ یہ آواز بلند کریں کہ سارے ملک کی توجہ ان وہابی علماء کی طرف مبذول رہے اور دیگر علماء کو جرأت نہ ہو کہ ان کے غلط کام کو غلط کہہ سکیں۔ اور سیاستدان ان سے اس قدر مرعوب ہو جائیں کہ وہ آواز بلند کرنے کی طاقت نہ پائیں کہ یہاں تم مذہب کو چھوڑ کر مذہب کے مخالفانہ طرز عمل اختیار کر چکے ہو اس لئے اس حد سے آگے تمہیں نہیں بڑھنے دیا جائے گا۔ اتنا زیادہ بار بار ہٹلر کے جھوٹے پروپیگنڈے کے فلسفے کے مطابق اتنا بار بار جھوٹ بولا جائے اور اس شدت کے ساتھ احمدیت کے خلاف منافرت کی آواز بلند کی جائے کہ ساری ملکی سیاست مرعوب ہو کر ان کے تابع ہو جائے۔ تمام دیگر فرقے جو ویسے سخت نفرت کی نگاہ سے اس فرقے کو دیکھتے ہیں وہ بھی اس خوف سے کہ ہمیں احمدیت کا نمائندہ یا احمدیت کا پلیڈر نہ سمجھا جائے وہ بھی خاموش ہو جائیں اور کوئی ملک سے ایسی آواز نہ اٹھ سکے جو درحقیقت ان علماء کے طرز عمل کے خلاف آواز ہو اور مرکزی نقطہ اس کا یہی رہے کہ دن بدن یہ علماء زیادہ طاقت اختیار کرتے چلے جائیں اور ایسی پالیسی کے تابع ایسے طرز عمل کے تابع کہ ملک میں کسی کے لئے مخالفت کی گنجائش ہی باقی نہ چھوڑی جائے۔

چنانچہ یہ طرز عمل جہاں تک مارشل لاء کی سرپرستی کا تعلق ہے مارشل لاء کی سرپرستی میں بھی جاری رہی اور اب بدلی ہوئی مارشل لاء کی شکل میں بھی جبکہ صدر، فوج کا نمائندہ ہے اب بھی اسی طرح جاری ہے بلکہ اپنی بھیانک خدوخال کے اعتبار سے اور زیادہ نحوست اختیار کرتی جارہی ہے اور زیادہ بے نقاب ہوتی چلی جارہی ہے۔ بے نقاب سے بہتر لفظ بے حجاب ہے اس موقع پر جو چسپاں ہوتا ہے تو اور زیادہ ہی بے حجاب ہوتی چلی جارہی ہے۔ حیاء کے سارے تقاضے توڑ ڈالے ہیں مذہبی اقدار کا کوئی حصہ بھی، کوئی جزء بھی باقی نہیں چھوڑا۔

ابھی چند دن ہوئے مذہبی امور کے وزیر جناب حاجی ترین صاحب کا ایک بہت ہی دلچسپ بیان شائع ہوا۔ اس میں احمدیوں کو بظاہر بڑے مہذب انداز میں ایک مشورہ دیا گیا ہے اور اس کے پیچھے لپٹی ہوئی دھمکیاں ہیں جو ہر معقول انسان کو دکھائی دے دیتی ہیں کیونکہ وہ مہذب زبان کی جو ملمع کاری ہے وہ اتنی معمولی اور اتنی سطحی ہے کہ اس کے پرے اصل ارادوں کو بھانپ لینا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔

وہ کہتے ہیں اور ان کا استدلال سنئے کہ ہم اپنے احمدی ہم وطنوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ جب ساری قوم نے اسمبلی کے فیصلہ کے ذریعہ آپ کو غیر مسلم قرار دے دیا ہے تو اسے قبول کرنے میں کیا حرج ہے اور اس کے خلاف ضد کرنا یہ تو ایک باغیانہ طریق ہے قوم کے خلاف۔ جب قوم آپ کو غیر مسلم قرار دے چکی ہے تو آپ اس کو قبول کر لیں، اس میں کیا حرج ہے اور قبول کرنے کے نتیجہ میں ہم اور کچھ نہیں کہتے صرف یہ کہتے ہیں کہ اسلام کے تمام شعائر سے اپنا تعلق کاٹ لیں، اپنی مساجد کا رخ بدل لیں، قبلہ اور کر لیں، کلمہ سے کوئی تعلق ظاہر نہ کریں اپنا اور کوئی تعلق نہ رکھیں، بس اتنی سی بات ہے اور معقول وجہ یہ ہے کہ ایک سیاسی اکثریت نے آپ کے خلاف فیصلہ دے دیا ہے کہ آپ غیر مسلم ہیں، جب آپ غیر مسلم ہو گئے تو پھر اسلام کے جتنے بھی بنیادی عقائد ہیں ان سے آپ کا تعلق خود بخود ٹوٹ گیا۔ جتنے بھی اسلام کے شعائر ہیں ان سے آپ خود بخود منقطع ہو گئے۔ اتنی سی معمولی عقل کی بات بھی آپ کو سمجھ میں نہیں آرہی۔ یہ ہے ان کا مشورہ جو بڑی بڑی شہ سرخیوں کے ساتھ پاکستان کی اخباروں میں شائع ہوا ہے ''ورنہ'' پھر آگے ''ورنہ'' ہے کہ جو ہم تم سے کر رہے ہیں وہ کرتے چلے جائیں گے۔

اس مشورہ کے نتیجہ میں اور باتیں جو قابل غور ہیں وہ تو ہیں ہی لیکن خود مشورہ دینے والے نے اپنے اسلام کو بے نقاب کر دیا، اپنے اسلام کے تصور کا کچھ بھی باقی نہیں رہنے دیا عملاً۔ اس کے بہت سے پہلو ہیں۔ ایک تو تاریخی پس منظر ہے۔

حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کے زمانہ میں ندوہ میں اہل عرب کے چوٹی کے سرداروں کا ایک اجتماع ہوا۔ قریش سردار سارے جمع ہوئے اور بھاری اکثریت سے جس کے مقابل پر آنحضرت ﷺ کے ساتھ گنتی کے چند غلام باقی تھے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ، حضرت ابو بکر صدیقؓ اور ایک دو

حضرت خدیجہؓ اور کچھ دلی ہمدرد، یہ اقلیت تھی ان عرب سرداروں کے مقابل پر چند لوگ غلام چند غریب لوگ ساتھی، انہوں نے ایک اجتماعی فیصلہ دیا کہ ساری قوم کا یہ فیصلہ ہے کہ تم یہ کر سکتے ہو اور یہ نہیں کر سکتے اور وہ فیصلہ بنیادی طور پر یہی تھا کہ ہم تمہیں کلمہ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** نہیں پڑھنے دیں گے۔ اتنی سی بات ہے۔ اس میں کونسا شدید مطالبہ ہے۔ اتنا معمولی چھوٹا سا مطالبہ ہے کہ اس کلمہ سے اپنا تعلق کاٹ لو اور قوم تمہارے لئے سختیوں کی بجائے اپنے سارے نرم پہلو تمہاری خدمت میں پیش کر دے گی اور جتنے مفادات دنیا کے تمہارے ساتھ وابستہ ہو سکتے ہیں وہ سارے مفادات تمہیں مہیا کر دیئے جائیں گے۔ یہ خلاصہ تھا اس پیغام کا جو حضرت ابوطالب کے ذریعہ آپؐ کو بھجوایا گیا اور ایک دفعہ نہیں چار مرتبہ مختلف شکلوں میں یہ اجتماعات ہوئے اور چار مرتبہ مختلف الفاظ میں یہی پیغام دہرایا گیا کہ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** بس یہی جھگڑا ہے صرف اس سے اپنا تعلق کاٹ لو تمہارا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ وہ جواب جو حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ نے دیا وہ تو ایک زندہ اور پائندہ جواب تھا۔ وہ ایسا جواب نہیں تھا کہ جسے وقت کے لمحے کسی وقت بھی کاٹ سکیں اور ختم کر سکیں۔ وہ اَمر تھا، گزرتا ہوا وقت اس پر کسی پہلو سے بھی اثر انداز نہیں ہو سکتا لازوال تھا وہ جواب اور لازوال ہے اور لازوال رہے گا۔ اور وہ یہی تھا کہ **تمہاری ساری طاقتیں اپنے سارے کرّوفر کے ساتھ جو چاہیں کر گزریں اس پیارے کلمہ سے تم ہمارا تعلق نہیں توڑ سکتے۔ اس کلمہ سے ایک ذرہ بھی انحراف کی ہمارے لئے گنجائش ہی موجود نہیں۔ آج بھی ہمارا یہی جواب ہے۔** تو یہ جو نرم سی بات بنا کر پیش کرتے ہیں ان کو وہ نرم بات بھول گئی ہے جو چودہ سو سال پہلے مکہ میں کی گئی تھی۔ آخر عالم بنتے ہیں تو یہ کیسے انکار کر سکتے ہیں کہ تاریخ اسلام میں یہ واقعہ پہلے گزر چکا ہے۔

جہاں تک دوسرے انکشاف کا تعلق ہے ان کی اس بات سے جو ہم پر انکشاف ہوا وہ یہ ہے کہ ان کا اپنا دین کا تصور ہی جمہوریت ہے۔ ہمارے دین کا تصور یہ ہے کہ ہم خدا کو جوابدہ ہیں وہ خالق ہے، وہ مالک ہے، اس نے ہمیں پیدا کیا اور جو کچھ اس نے ہم پر فرض قرار دیا وہ ہم پر فرض ہو گیا۔ اس کے مقابل پر کسی انسان کو کوئی بھی حق نہیں خواہ وہ جمہوریت ہو یا وہ ڈکٹیٹر شپ ہو یا کسی اور شکل میں استبداد کا تسلط ہو کسی کو کوئی حق نہیں ہے کہ انسان کے مذہب کے معاملہ میں دخل اندازی کرے یہ خدا اور بندے کا تعلق ہے۔ ہمارا تو یہ مذہب ہے۔ انہوں نے جب یہ مسلمہ پیش کیا کہ

چونکہ جمہوریت نے یہ فیصلہ دے دیا ہے کہ تمہارا اسلام سے تعلق نہیں اس لئے اسلام سے تعلق کاٹ لو تو جمہوریت کو انہوں نے اپنا خدا قرار دے دیا اور اسی اصول کے تابع اب ان پر لازم ہو گیا اگر یہ ہندوستان میں بستے ہوں اور اگر ہندوستان کی بھاری اکثریت یہ فیصلہ کر لے کہ یہاں کے مسلمان کہلانے والوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اس لئے اب ان کو کلمہ سے انحراف کر لینا چاہئے اور اپنے قبلے بدل لینے چاہئیں، اسلامی شعائر سے تعلق منقطع کر لینے چاہئیں تو یہ علماء جو آج ہمیں یہ کہہ رہے ہیں ان کا حق نہیں ہوگا کہ یہ ہندوستان کی حکومت کی اس بات کا انکار کر سکیں۔ ہندوستان میں بسنے والے کروڑوں مسلمان تو شائد اس بات پر جان دینے کے لئے تیار ہو جائیں اور غیرت کا مظاہرہ کریں اور مذہبی آزادی کا علم بند کریں اور ہندوستان کی حکومت کو کہیں کہ جو چاہو کر گزرو ہم اس کلمہ سے تعلق نہیں توڑیں گے۔ لیکن یہ پاکستان میں آواز بلند کرنے والے علماء چونکہ ایک اصول کو تسلیم کر چکے ہیں اس لئے ان کا حق اب انحراف کا باقی نہیں رہا۔ دنیا کی کسی حکومت میں بھی اگر یہ جا کے بسیں یا ان کے ماننے والے جا کے بسیں اور وہ حکومت وہی ظالمانہ فیصلہ کرے جو پاکستان کی حکومت نے احمدیوں کے خلاف کیا ہے تو اپنے اس پیش کردہ مسلمے کے لحاظ سے یہ قابو آ جاتے ہیں۔ ان کے لئے انحراف کی گنجائش نہیں رہتی۔ ان کو وہ حکومت جواب دے سکتی ہے کہ تمہارے پاس انکار کی کیا گنجائش ہے؟ تم خود احمدیوں کو یہ بات کہہ چکے ہو کہ چونکہ ایک ملک کی اکثریت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تمہارا اسلام سے تعلق نہیں ہے اس لئے تم اسلام سے تعلق توڑ لو۔ لہٰذا ہم نے بھی تو یہی بات کی ہے۔ ہم بھی تو یہی کہتے ہیں کہ ہم اکثریت میں ہیں ہمارا جمہوری اکثریتی فیصلہ یہ ہے کہ تم مسلمان نہیں ہو تم اسلام سے اپنا تعلق کاٹ لو، تو کاٹ لو تعلق۔ اس میں کونسی بڑی بات ہے۔

ایک اور بات جو اس کے اندر مخفی ہے اور نہایت ہی بھیانک اور مکروہ ہے وہ یہ ہے کہ کلمہ سے تعلق کاٹنے کا مطلب کیا ہے؟ یہ کہتے ہیں تم کلمہ سے تعلق کاٹ لو۔ اس کے دو پہلو ہیں ایک یہ کہ تم کلمہ کی نمائش نہ کرو۔ اگر وہ یہ کہیں کہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ تمہارے دل میں تو کلمہ ہے لیکن اس کی نمائش نہ کرو تو ویسے ہی بے معنی بات بن جاتی ہے۔ اس لئے یہ مفروضہ بھی ان کو ساتھ ہی بنانا پڑتا ہے کہ دلوں میں تو ہم بیٹھے ہوئے ہیں خدا کہاں ہے وہاں؟ دلوں میں تو علماء ہیں اور دلوں میں بیٹھے ہوئے علماء نے بتایا ہے ساری دنیا کو اور ہر احمدی کے دل میں ایک عالم بیٹھا ہوا ہے۔ وہ بتاتا

ہے کہ ان کا کلمہ سے کوئی تعلق نہیں، اوپر اوپر سے کلمہ پڑھتے ہیں، بیچ میں سے کلمہ کا انکار کرتے ہیں اس لئے ان کو کلمہ سے محبت کے اظہار کا کوئی حق باقی نہیں رہتا اور ہمیں غصہ آتا ہے جب یہ کلمہ کی تائید کرتے ہیں۔

دوسرا پہلو اس کا ہے کہ پھر کہتے ہیں چونکہ تمہارے دل میں نہیں ہے اس لئے تم انکار کرو۔ یعنی اب غصہ اس بات پر آتا ہے کہ جب تم کہتے ہو خدا ایک ہے اور محمد مصطفیٰ ﷺ اس کے رسول ہیں اور بندے ہیں تو چونکہ ہم سمجھتے ہیں تمہارے دل میں نہیں ہے اس لئے ہمیں اس تائید پر بہت ہی غصہ آتا ہے۔ ہاں اگر ہمارے دل ٹھنڈے کرنے ہیں تو یہ اعلان کرو کہ خدا ایک نہیں ہے اور محمد مصطفیٰ ﷺ نعوذ باللہ اس کے رسول اور بندے نہیں ہیں تو پھر دیکھو ہمارے دل کس طرح ٹھنڈے ہوتے ہیں، پھر ہمیں کیسا سکون ملتا ہے، کیسی طمانیت نصیب ہوتی ہے پھر ہم تمہارے سارے حقوق دیں گے۔ اب یہ جنگ بن گئی ہے۔ کلمہ کا انکار ہے دعویٰ ان کا اور دوسرا یہ ہے کہ اگر بفرض محال **نعوذ باللہ من ذالک** ان کو کچھ دیر کے لئے عالم الغیب خدا تصور کر لیا جائے اور یہ دل میں بیٹھ گئے ہیں ہر احمدی کے اور جانتے ہیں کہ دل میں کلمہ نہیں ہے تو احمدیوں کے مسلمان ہونے کا تو طریقہ بتائیں کہ وہ کیسے ہوں گے۔ اس پر بھی تو غور فرمائیں کہ ایک احمدی نے بے چارے نے فرض کریں کہ اس کے دل میں نہیں ہے لیکن ایک دن خیال آجاتا ہے وہ ڈر جاتا ہے کہ اچھا اب مسلمان ہو ہی جاتے ہیں کیونکہ دوسری طرف یہ دھمکیاں بھی دی جارہی ہیں کہ مسلمان ہو جاؤ ورنہ پھر اور بھی باتیں ہیں باقی۔ تو مسلمان ہوگا کیسے؟ جب کلمہ پڑھنا تو اس کو منع ہے۔ جب وہ کلمہ پڑھے گا وہ قتل ہو جائے گا۔ تو احمدی کے لئے مسلمان ہونے کا رستہ کونسا باقی رہا ہے؟ حماقت در حماقت، مرکب ہے حماقتوں کا جو ختم ہونے میں نہیں آتا اس کی آپ الجھنیں کھولتے چلے جائیں تو حیران ہوں گے کہ یہ کس قدر دلچسپ سفر ہے۔

کہتے ہیں اس لئے تمہیں کلمہ کا حق نہیں ایک مولوی صاحب کا ذرا سنئے۔ جانتے ہیں کہ یہ وہی تحریک ہے جو چودہ سو سال پہلے کفار مکہ کی طرف سے چلائی گئی تھی۔ اس کے خدو خال کو پہچانتے ہیں اور آنکھیں کھول کر جانتے ہوئے پھر ہم سے یہ مطالبہ ہو رہا ہے چنانچہ یہ کسی معمولی مولوی کا بیان نہیں ہے جو میں آپ کو پڑھ کر سنانے لگا ہوں۔ مولانا تاج محمد صاحب ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان، سارے بلوچستان یا کوئٹہ کے سربراہ ہیں یہ اور ناظم اعلیٰ ہیں مجلس تحفظ ختم نبوت کے۔

عدالت میں جب ایک احمدی نوجوان کو پیش کیا گیا نوجوان کو جس کا جرم یہ تھا کہ اس نے کلمہ طیبہ کا بیج لگایا ہوا تھا اور لا الٰہ الااللہ محمد رسول اللہ کا ورد کر رہا تھا اور برسر عام آنحضرت ﷺ پر درود بھیج رہا تھا اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کر رہا تھا۔ اس پر اتنا جوش آیا علماء کو، اتنا غیرت سے کٹ کرے کہ انہوں نے زبردستی پکڑ کر مارتے کوٹتے پولیس کے سامنے پیش کیا اور پھر پولیس نے جو ظلم کرنے تھے وہ کیئے۔ پھر کچھ دیر تک وہ حوالات میں بند رہے (ہمارے فاروقی صاحب ہیں یہاں آڈیٹر جماعت کے ان کے چھوٹے بھائی کا واقعہ ہے۔ ان کے ساتھ اور بھی تھے نوجوان [1]) اور پھر اس سب ظلم وستم کے بعد ان کو قید میں رکھا گیا۔ جب ضمانت ہوئی تو اب مقدمہ چل رہا ہے۔ یہ ایک ملک ہے دنیا میں واحد اُس زمانہ کے مکہ کو چھوڑ کر جس کا میں ذکر کر چکا ہوں۔ چودہ سو سال بعد یہ پھر وجود میں آیا ہے ایک ملک ہے جہاں کلمہ پڑھنا سب سے زیادہ شدید جرم بن چکا ہے جس کی ضمانت نہیں ہوسکتی۔ اگر کوئی مجسٹریٹ ضمانت دے، بیچارے دے دیتے ہیں کیونکہ عوام الناس کو کلمہ سے محبت ہے ابھی تک۔ وہ مولوی کی یہ دلیل سمجھ ہی نہیں سکتے کہ کوئی کلمہ پڑھے تو اس پہ طیش آجائے اس لئے جو ضمانت دیتا ہے وہ اپنے مستقبل کے متعلق خطرے مول لے کر ضمانت دیتا ہے۔ اس کو پتہ ہے کہ اگر یہ Regime (حکومت) باقی رہی تو اب اس کی ترقیات بند لیکن قانون اجازت نہیں دیتا کہ وہ ضمانت دے سکے۔ بہر حال ان کی ضمانتیں کسی شریف النفس انسان نے قبول کرلیں۔ دیں بھی شریف النفس نے اور قبول بھی شریف النفس نے کیں۔ تو مقدمہ جاری ہے۔

اس مقدمہ میں جب مولانا تاج محمد صاحب ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت سے سوال کیا گیا تو انہوں نے اس سوال کے جواب میں یہ فرمایا: یہ درست ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں جو آدمی نماز پڑھتا تھا، اذان دیتا تھا یا کلمہ پڑھتا تھا اس کے ساتھ مشرک یہی سلوک کرتے تھے جواب ہم احمدیوں سے کر رہے ہیں۔ عدالتی بیان ہے سربمہر مجسٹریٹ کی اوپر تصدیق موجود ہے عدالت کی مہر موجود ہے۔ یہ ہمارے پاس پڑا ہوا ہے۔ عقلوں پر مہر لگی ہوئی ہے، اس بیان پر نہیں، یعنی کس قدر

---

[1] نوٹ: دراصل مذکورہ واقعہ کوئٹہ کے تین مربیان کے خلاف قائم کلمہ کیس میں پیش آیا جس میں مولوی تاج محمد نے یہ بیان دیا۔ اس مقدمہ کا ذکر کتاب FIR کے صفحہ: ۹۰۶ پر موجود ہے۔ فاروقی صاحب کا نام سہواً بیان ہوگیا ہے۔

جرأت سے۔ میں نے بے حجابی کا لفظ صحیح استعمال کیا۔ زمانہ آیا ہوا ہے بے حجابی کا ان کے لئے۔ اس قدر بے حجابی سے یہ تسلیم کر رہے ہیں کہ وہ مشرک جو کچھ بھی حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ اور آپ کے غلاموں سے جو سلوک کیا کرتے تھے ان ان جرائم کی پاداش میں جرائم بھی گنائے ہیں نماز پڑھنا، اذان دینا، کلمہ پڑھنا۔ اتنے بڑے بڑے بھیانک جرم کیا کرتے تھے وہ لوگ۔ تو مشرکوں نے ہمیں طریقے سکھا دیئے کہ ان سے کس طرح نمٹا جاتا ہے۔ تو ہم انہی مشرکوں کے نقش قدم پر انہی سے طریقے سیکھ کر احمدیوں سے یہ سلوک کر رہے ہیں۔

پھر کہتے ہیں کہ اپنی مسجدوں کے رخ بدل دو یہ اسلامی شعائر کے خلاف ہے۔ جب ہم نے کہہ دیا ہے کہ اسلام سے تمہارا تعلق نہیں تو تمہاری مسجدوں کے رخ بدل جانے چاہئیں، قبلے بدل جانے چاہئیں۔ درحقیقت پہلا دعویٰ بھی خدائی ہی کا دعویٰ ہے، عالم الغیب ہونے کا دعویٰ بھی ہے۔ اور یہ دعویٰ بھی ہے کہ ہم تمہارا مذہب معین کریں گے اور جو مذہب ہم قرار دیں اس پر تمہیں چلنا لازم ہوگا۔ اور ہمارے مذہب کا ان کے نزدیک اب خلاصہ یہ ہے کہ حضرت جل شانہ' حضرت احدیت کا انکار کیا جائے اور توحید کا انکار کر دیا جائے اور حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کی رسالت اور عبدیت کا انکار کر دیا جائے۔ یہ مذہب ان کے دماغوں نے تجویز کیا جماعت احمدیت کے لئے۔ مذہب تو خدا بنایا کرتا ہے **اور ہم تمہارے جیسے خداؤں کا انکار کرتے ہیں اور لاکھ مرتبہ نہیں کروڑوں مرتبہ ہر احمدی اپنے عمل کے ہر لمحے اس کے ہر جزء کے ساتھ تمہاری خدائی کا انکار کر رہا ہے۔ اس لئے جو چاہو کرو۔ مشرکوں سے سبق سیکھو یا ان سے آگے بڑھ جاؤ لیکن احمدیت تمہیں خدا قبول کرنے کے لئے کسی قیمت پر بھی کسی لمحہ بھی تیار نہیں ہوگی۔** تمہیں غیر اللہ کی عبادت کا شوق ہے یہ عادتیں پڑ چکی ہیں تو بے شک کرتے رہو۔ ہمارا یہ اصول نہیں کہ غیر کے مذاہب میں دخل دیں۔ تمہیں تمہارے مذہب مبارک ہوں لیکن احمدیت کا تو وہی مذہب ہے جو قرآن اور محمد مصطفی ﷺ کا مذہب تھا اور ہے اور رہے گا۔ اور کوئی دنیا کا مولوی اس مذہب کو تبدیل نہیں کر سکتا۔ کوئی دنیا کی استبدادی حکومت اس مذہب کو تبدیل نہیں کر سکتی۔ ان کی آواز یہ ہے کہ رخ بدلو مسجدوں کا ہمیں تسلی ہو جائے گی۔ تمہاری تسلی سے ہمیں غرض کیا ہے ہم تو اپنے خدا کی تسلی چاہتے ہیں، ہم تو اپنے نفوس کی تسلی چاہتے ہیں، اپنے قلوب کی تسلی چاہتے ہیں۔ تمہاری تسلی نہیں ہوتی تو نہ ہو۔ حضرت محمد مصطفی ﷺ نے کب کفار مکہ کی تسلی کروائی

تھی اوران مشرکین کی تسلی کروائی تھی جو تمہارے نزدیک کلمہ پڑھنے والوں اور نماز پڑھنے والوں اور عبادت کرنے والوں سے یہ سلوک کیا کرتے تھے۔ کسی احمدی کے الفاظ نہیں ہیں جس پر تم غصہ کرو۔ تمہارے ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کا یہ اعلان ہے کہ بعینہٖ ہم احمدیوں سے آج وہ سلوک کررہے ہیں جو کسی زمانہ میں مشرکین مکہ حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ سے کیا کرتے تھے۔ اس لئے تمہارا مذہب تمہیں مبارک ہو ہم تو دخل اندازی کے قائل نہیں ہیں اور تمہارے کہنے پر ہم تو اپنا مذہب نہیں بدلیں گے۔ قرآن ہمیں یہ فرماتا ہے:

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ۚ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ ۚ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ (البقرہ:۱۵۱)

یہ تو لگتا ہے کہ بعینہٖ آج جماعت احمدیہ کے حالات کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ اس زمانے کے اہل کتاب کو یہ غصہ تو ضرور آیا تھا قبلہ بدلنے پر یعنی جب حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کا تقلب اور توجہ فی السماء اللہ نے دیکھی اور آپ کو ارشاد فرمایا کہ اپنی مرضی کا قبلہ فلسطین کی بجائے مکہ کی طرف کرلو تو اہل کتاب کو اسی طرح غصہ آیا تھا جس طرح ان کے قول کے مطابق کلمہ پڑھنے پر مشرکین کو غصہ آتا تھا۔ لیکن اس زمانہ کے اہل کتاب نسبتاً زیادہ مہذب تھے۔ زیادہ بااخلاق لوگ تھے۔ غصہ تو کرتے تھے لیکن اس پر قتل وغارت وغیرہ انہوں نے نہیں کی، ایک بھی مسلمان کو شہید نہیں کیا گیا، ایک بھی گھر نہیں لوٹا گیا، ایک بھی تیر نہیں چلایا گیا کسی مسلمان کی طرف اس جرم میں کہ انہوں نے قبلہ مکہ کی طرف کرلیا ہے۔ لیکن آج کے علماء کے نزدیک اتنا بڑا جرم بن چکا ہے مکہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا کہ کہتے ہیں کہ اب تمہاری جان، تمہارے مال، تمہاری عزتیں ہم پر حلال ہوگئیں۔ ہمیں خدا نے ضامن بنایا ہے کہ مکہ کی طرف منہ کر کے نماز نہیں پڑھنے دینی اس شخص کو جس کو تم غیر مسلم سمجھتے ہو۔

عجیب دین بنایا گیا ہے ایسا دین جس کا تصور ہی کہیں دنیا میں موجود نہیں۔ ساری دنیا تمسخر اڑائے گی اس Logic کا، اس طرز فکر کا کہ کیا ہو گیا ہے ان لوگوں کو اور اسلام کا درحقیقت۔ دنیا تو

بہانے ڈھونڈتی ہے اسلام پر حملہ کرنے کے اور باہر سے حملہ کے جو مواد ان کو مہیا نہیں ہوتے وہ اندر سے علماء بیٹھے بیٹھے ان کے لئے اسلحہ تیار کر کر کے مہیا کرتے چلے جا رہے ہیں۔ کوئی ہوش نہیں کوئی فکر نہیں کہ ہم اسلام کے خلاف ایک اسلحہ کا کارخانہ بنا بیٹھے ہیں۔ ساری دنیا اس کو استعمال کرے گی اور اسلام پر حملہ آور ہوگی اور تمسخر اڑائے گی کہ یہ مذہب اسلام ہے کہ مکہ کی طرف منہ کرو گے تو ہمیں غصہ آئے گا اور ہم تمہیں ماریں گے۔

قرآن تو یہ کہتا ہے کہ تم نے مکہ ہی کی طرف منہ کرنا ہے۔ بیت الحرام کی طرف قبلہ کرنا ہے اور نہیں قبلہ کسی اور طرف کرنا وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ۔ فرمایا تم لوگ اے مسلمانوں جہاں کہیں بھی ہو جس جگہ بھی تم موجود ہو ہمیشہ بیت اللہ کی طرف اپنا منہ کئے رکھنا تا کہ بنی نوع انسان کو تمہارے خلاف حجت نہ ہو۔ یہ ہے قرآن کی عظیم الشان گواہی اس زمانہ کے بنی نوع انسان کے حق میں۔ بنی نوع انسان کے حق میں تب حجت ہوتی ہے مسلمانوں کے خلاف اگر وہ اپنا قبلہ بدل لیتے ان کے دباؤ کے نتیجہ میں لیکن کمال کا خدا تعالیٰ نے ان کے خلق کا ایک پہلو بیان کر دیا مسلمانوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہ وہ اگرچہ دباؤ ڈال رہے ہیں تم پر کہ اس قبلہ کو بدل لو لیکن اگر تم نے بدلا قبلہ تو تب حجت ہوگی بنی نوع انسان کو تمہارے خلاف۔ اس لئے تم نے ہرگز اس قبلہ کو تبدیل نہیں کرنا اور اگر قبلہ تبدیل نہیں کرو گے تو ان کو تمہارے خلاف کوئی حجت نہیں رہے گی۔ آج کے یہ بنی نوع انسان ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ قبلہ تبدیل کرو گے تو ہمیں کوئی حجت نہیں رہے گی۔ اگر قبلہ قائم رکھا تو ہماری حجت تم پر قائم ہوگی پھر ہم جو چاہیں تم سے سلوک کریں۔

کتنے زمانے بدل چکے ہیں چودہ سو سال میں انسان کہاں سے کہاں نکل آیا ہے بنی نوع انسان کی وہ تعریف ان لوگوں پر تو صادق نہیں آرہی جو قرآن نے پیش کی تھی۔ قرآن تو فرماتا ہے کہ اگر تم نے قبلہ بدل لیا تو ان پر حجت ہو جائے گی اور جائز حجت ہوگی یعنی ان کی حجت تم پر ہو جائے گی اور یہ کہتے ہیں کہ نہیں، قبلہ بدلو گے تو کوئی حجت نہیں ہوگی، قبلہ نہیں تبدیل کرو گے تو ہماری حجت تم پر قائم۔ صاف لگ رہا ہے کہ اس آیت میں پیشگوئی کا انداز ہے اور آئندہ زمانے میں اسلام کو جو ابتلا آنے والے تھے ان کا ذکر مل رہا ہے اس میں۔ چنانچہ ساتھ ہی فرمایا اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ہاں جو ان میں سے ظالم ہیں ان کی حجت تم پر قائم رہے گی اگر تمہارا قبلہ قائم رہے گا۔ قبلہ بدلو گے تو ان

کی حجت تم پر ٹوٹے گی تو جو اس زمانہ میں ظالم تھے وہ آج بھی ظالم ہیں کیونکہ قرآن ان پر گواہ کھڑا ہے اور قرآن کی گواہی کے مقابل پر ہر گواہی مردود ہو جائے گی۔ قرآن فرماتا ہے کہ قبلہ بدلانے والوں کی حجت تم پر قائم نہیں ہو سکتی اگر تم قبلہ نہیں بدلو گے ہاں سوائے ان لوگوں کے جو ظالم ہیں اگر تم قبلہ نہیں بدلو گے تو ان کی حجت تم پر قائم رہے گی۔ آج کچھ لوگ اپنے منہ سے اقرار کر رہے ہیں، کھلے کھلے واشگاف الفاظ میں یہ بیان کر رہے ہیں کہ تم چونکہ قبلہ نہیں بدلتے اس لئے ہماری حجت تم پر قائم ہو گی۔ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا کی آیت ہمیشہ ان کو متہم کرتی رہے گی اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا (محمد: ۲۵) کیا یہ قرآن پر کبھی تدبر نہیں کرتے، کبھی، غور نہیں کرتے یا کیا ان کے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں۔ فرمایا تمہیں ان سے خوف بھی ہوگا، خطرہ بھی لاحق ہوگا۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ اس میں ایک پیشگوئی کا رنگ تھا کیونکہ جہاں تک اس زمانہ کے مسلمانوں کا تعلق ہے قبلہ نہ بدلنے کے نتیجہ میں ان کو کوئی خوف نہیں ہوا کسی مد مقابل سے یعنی بیت اللہ کا قبلہ میری مراد ہے۔

جب بیت اللہ کا قبلہ مقرر ہو گیا اور اہل کتاب نے طعنے دیئے تو جہاں تک ان کے حملوں کا تعلق ہے ان کے عملی طریق پر مخالفت کو ظلم کی راہوں میں ڈھالنے کا تعلق ہے ایسا کوئی واقعہ ہمیں تاریخ میں نظر نہیں آتا۔ کسی مسلمان کو شہید نہیں کیا گیا اس جرم میں کہ وہ مکہ کی طرف کیوں منہ کر کے نماز پڑھ رہا ہے، کسی اذان دینے والے کو قتل نہیں کیا گیا، کسی کلمہ پڑھنے والے کو مدینہ میں اس بناء پر کہ تم کلمہ سے محبت کرتے ہو نہیں مارا گیا مگر بہر حال وہ تو زائد باتیں ہیں۔ مکہ کی طرف منہ کرنے کا سوال ہے۔ یہ تو قطعی طور پر تاریخ سے ثابت ہے کہ ایک بھی مدنی مسلمان پر مکہ کی طرف منہ کرنے کے جرم میں کوئی سزا وار دنہیں کی گئی اہل کتاب کی طرف سے۔ لیکن قرآن بتا رہا ہے کہ خوف کا مقام ہے کچھ ہونے والا ہے اس بارہ میں اس جرم کی سزا میں کچھ مصائب تم پر توڑے جانے والے ہیں اور قرآن غلط نہیں ہو سکتا۔ اگر اس زمانے میں یہ مظالم نہیں توڑے گئے تو لازماً آئندہ زمانوں میں توڑے جانے تھے۔ زمین و آسمان ٹل سکتے تھے مگر قرآن کی یہ پیشگوئی لازماً پوری ہونی تھی۔ مگر بڑے ہی بدنصیب وہ لوگ ہیں جو اس پیشگوئی کو پورا کرنے والے بنے اس قرآنی لیبل کے ساتھ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا تم ظالم ہو جو قبلہ تبدیل نہ کرنے والوں پر حجت قائم کئے بیٹھے ہو۔ پھر فرمایا:

فَلَا تَخۡشَوۡهُمۡ وَاخۡشَوۡنِیۡ ہرگز ان سے نہیں ڈرنا مجھ سے ڈرو۔ اگر ان کے کہنے پر تم قبلہ تبدیل کرو گے تو پھر یہ تمہارے خدا بن جائیں گے۔ میرا قبلہ توڑو گے تو میرے ساتھ تمہارا کوئی تعلق باقی نہیں رہے گا۔

اس لئے آج یہ فیصلہ کرنا ہے کہ ملاں کو خدا بنانا ہے یا رب العالمین کو خدا بنائے رکھنا ہے۔ پس میں جماعت احمدیہ کے ہر فرد بشر کی طرف سے ہر بڑے اور ہر چھوٹے کی طرف سے ہر مرد اور ہر عورت کی طرف سے ہر بوڑھے اور ہر جوان کی طرف سے یہ اعلان کرتا ہوں اللہ رب العالمین ہمارا خدا ہے اور وہی ہمارا خدا رہے گا اور ملاں کی خدائی کے منہ پر ہم تھوکتے بھی نہیں۔ یہ ملاں کی خدائی جو چاہتی ہے اس جرم میں ہم سے کرے کہ تم اپنا قبلہ تبدیل کرلو ہم اپنا قبلہ ہرگز تبدیل نہیں کریں گے۔

پھر یہ دلیل قائم کرتے ہیں کہ خانہ کعبہ تو ہمارا ہے یعنی ان مسلمانوں کا جن کو یہ بعض علماء مسلمان سمجھتے ہیں اور بعض دوسرے علماء مسلمان نہیں سمجھتے لیکن وہ سارے مل کر ہمیں غیر مسلم قرار دے رہے ہیں اس لئے فی الحال یہ کہتے ہیں ہمیں اندرونی اختلافات کی بحث کی ضرورت نہیں۔ ہم کو کوئی شبہ نہیں کہ وہابی بریلوی کو پکا مشرک سمجھتے ہیں ایسا مشرک جس کے متعلق فتویٰ دے رکھا ہے ہمارے بزرگوں نے کہ اسلام سے ان کا دور کا بھی تعلق نہیں لیکن ملاّں کو سیاست آتی ہے ملاّں جانتا ہے کہ ہر وقت اندر کے معاملات نہیں کھولنے چاہئیں دنیا کے سامنے اس لئے بظاہر اس وقت یہی بات چلے گی کہ ہم سب نے مل کر احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے رکھا ہے اس لئے غیر مسلموں کا خانہ کعبہ سے کیا تعلق۔ یہ اللہ کا وہ گھر ہے جو صرف مسلمانوں کے لئے خاص ہے۔ قرآن کریم سے ہم جب پوچھتے ہیں کہ یہ مسئلہ ہے کیا؟ خانہ کعبہ آخر کس کی خاطر بنایا گیا تھا؟ تو قرآن کریم ہمیں آواز دیتا ہے اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ (آل عمران: ۹۷) کہ وہ پہلا گھر جو خدا کی عبادت کے لئے تمام بنی نوع انسان کے لئے بنایا گیا تھا وہ مکہ ہی میں تھا اور یہی وہ گھر ہے۔ پھر قرآن کریم ہماری ایک اور راہنمائی فرماتا ہے جب یہ کہتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ۨالْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ؕ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ (الحج:۲۶)

کہ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وہ اللہ کی راہ سے اور مسجد حرام سے روک رہے ہیں لوگوں کو۔ مسجد حرام سے روکنا صرف یہ نہیں ہے کہ مسجد حرام تک پہنچنے نہ دیا جائے وہ بھی یہ روک بیٹھے ہیں ہمیں۔ اب معنوی طور پر ایک حصہ رہ گیا تھا اس سے بھی روک دیا اور کامل طور پر اس آیت کو اپنے حق میں چسپاں کر بیٹھے۔ پہلے حج بند کر کے روکا اور اب رخ اس طرف اختیار کرنے سے مناہی کر دی گئی۔ حکم دیا گیا کہ منہ بھی ادھر نہیں کرنا۔ یہ تمہارا حکم ہے اور خدا کا ہمیں حکم یہ ہے کہ اسی طرف منہ کرنا ہے کسی اور طرف نہیں کرنا اور خدا تعالیٰ کا ان روکنے والوں کے متعلق حکم یہ ہے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وہ لوگ جو کافر ہوئے ان کے سوا یہ حرکت کر کوئی نہیں سکتا۔ انہوں نے اللہ کی راہ سے روکا اور مسجد حرام سے روکا جس کو ہم نے جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ تمام بنی نوع انسان کے لئے برابر بنایا تھا۔ خواہ اس مسجد حرام کے پاس بسنے والا یا اس میں بیٹھ رہنے والا ہو یا بادیہ نشین ہو اور صحراؤں میں بستا ہو۔ یہاں بھی دو باتیں اکٹھی بیان ہوئی ہیں جسمانی بھی اور معنوی بھی۔ جو وہاں بیٹھے ہوئے ہیں جسمانی طور پر وہاں پہنچ گئے ہیں ان کو بھی کو روکنے کا حق نہیں اور جو دور بیٹھے ہوئے تعلق ظاہر کر رہے ہیں اس مسجد سے ان کو بھی روکنے کا حق نہیں۔ دونوں کے لئے برابر ہے یہ۔ پس احمدیوں کو قرآن کی اس آیت کے ہر معنوں میں روکا جا رہا ہے مسجد حرام سے تعلق رکھنے سے لیکن خدا فرماتا ہے وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ پھر وہی ظلم کا لفظ دہرایا ہے کہ جو کوئی بھی یہ حرکت کرے گا اپنی ذہنی کجی کی بناء پر، اپنے دل کی کجی کی بنا پر اور ظلم کی راہ سے نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ہم ہیں جو اس کو دردناک عذاب میں مبتلا کریں گے۔

پس آج جو پاکستان میں وہابیت کو نافذ کرنے کی جنگ شروع کی گئی ہے یا چند سال پہلے شروع کی جا چکی ہے وہ اس لحاظ سے اپنے انجام کو پہنچ رہی ہے کہ رفتہ رفتہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایک طرف

کرتا چلا جا رہا ہے اور براہ راست ان لوگوں کو اپنے مدمقابل کھینچتا ہوا لا رہا ہے جنہوں نے ہمیں ایک فریق بنا کر ہم سے جنگ کا اعلان کیا تھا۔ قرآن کی آیات کھول کھول کر ان کو بتا رہی ہیں کہ اب تمہارا اور احمدیوں کا جھگڑا ختم ہو چکا۔ اب تمہارا مجھ سے جھگڑا چلے گا۔ میرا قرآن تمہارے خلاف گواہ بن چکا ہے، وہ تمام باتیں جن سے مشرکین نے محمد مصطفیٰ ؐ کو روکا تھا، وہ تمام باتیں جو قرآن کی رو سے تمام بنی نوع انسان پر فرض تھیں اور کسی کو حق نہیں تھا کہ وہ ان سے روکے۔ تم نے منفی صورت اختیار کرتے ہوئے محمد مصطفیٰ ﷺ کے مخالفین کی تائید میں وہ سارے حربے استعمال کرنے شروع کر دیئے جو مخالفین حق کے شیدائیوں کے خلاف کیا کرتے تھے اور تم نے ان ساری باتوں سے روکنا شروع کر دیا جن کو کرنے کا مَیں نے حکم دیا تھا اور صرف ایک قوم کو، ایک مذہب کو حکم نہیں دیا تھا تمام بنی نوع انسان کو خدا کے اس پہلے گھر کی طرف مَیں نے بلایا تھا، **عالم الغیب و الشھادۃ** قادر مطلق خدا نے بلایا تھا۔ جس نے پہلی مرتبہ بنی نوع انسان کی عبادت کے لئے مشترکہ طور پر وہ گھر تعمیر کروانے کا حکم دیا تھا۔ اور بالآخر بنی نوع انسان کے ارتقاء کو وہاں تک پہنچا کر چھوڑا۔ وہ ایک گھر جو تمام بنی نوع انسان میں آغاز میں مشترک تھا محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذریعہ بنی نوع انسان کو یہ خوش خبری دی گئی کہ وہی گھر بالآخر ساری دنیا کے انسانوں کا مجمع اور ماویٰ بنا دیا گیا ہے اور خدا کے اول اور آخر ہونے کا ایک عظیم مظہر ہے کہ جس طرح آغاز میں بیت اللہ کا آغاز ہوا تھا انجام بھی تمام بنی نوع انسان کے مشترک عبادت کے گھر کے طور پر یہاں ہو رہا ہے۔ تو تم نے اس کی بھی مخالفت کی اور بنی نوع انسان کو اس حق سے روکا جو ہم نے ان کو عطا کیا تھا۔ اس لئے اب تو میرا اور تمہارا معاملہ ہے اب احمدیوں کا اور تمہارا جھگڑا تو ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے اب جس نے خدا کو چیلنج کیا ہے اور خدا سے جھگڑا مول لیا ہے، اب ہمارا خدا جانے اور وہ جانے۔

مجھے تو اس صورت حال پر وہی واقعہ یاد آ رہا ہے جو مکہ میں آنحضرت ﷺ کے دادا کے ساتھ گزرا تھا۔ جب ابرہہ نے جو یمن کا گورنر تھا اس غصہ میں کہ اس نے جو خانہ کعبہ کے مقابل پر جو معبد تعمیر کیا تھا اس کو ایک عرب نے نجاست پھینک کر یا گندگی وہاں کر کے گندا کر دیا تھا۔ اس کا انتقام لینے کی خاطر اس نے ساٹھ ہزار مسلح سپاہیوں کے ساتھ خانہ کعبہ پر فوج کشی کی اور اہل مکہ اتنے کمزور تھے اس منظّم اور تربیت یافتہ فوج کے مقابل پر جو تعداد میں بہت زیادہ تھی کہ کوئی صورت کوئی راہ ان

کے لئے باقی نہیں رہی تھی کہ خانہ کعبہ کی حفاظت اس فوج کے مقابل پر کر سکیں۔ اس وقت عرب سرداروں نے سر جوڑے اور مشورہ کیا اور سوچا کہ عبدالمطلب ہم میں سب سے زیادہ وجیہ اور سب سے زیادہ معزز اور سب سے زیادہ سرداری کے سلیقے رکھنے والا انسان ہے۔ اس کو اگر ہم اپنا سفیر بنا کے بھیجیں تو ممکن ہے کہ ابرہہ کا دل نرم ہو جائے اور وہ خانہ کعبہ کے انہدام کا فیصلہ بدل لے۔ چنانچہ انہوں نے عبدالمطلب کو اپنا اہل مکہ اور اہل عرب کا سفیر بنا کر ابرہہ کی طرف بھجوایا اس کا لشکر کچھ فاصلے پر خیمہ زن تھا۔ ابرہہ ان کی شکل وصورت، ان کی وجاہت، ان کی عقل مندی، ان کی معاملہ فہمی سے غیر معمولی طور پر متاثر ہوا۔

مؤرخین بتاتے ہیں کہ اس کا دل ان کے لئے نرم پڑ گیا۔ چنانچہ چونکہ وہ بہرحال ایک بڑا جابر بادشاہ تھا بادشاہ کا نمائندہ تھا گورنر لیکن خود بھی اپنے علاقہ میں بادشاہ ہی تھا اس لئے کلیۃً اپنے اس فیصلہ سے انحراف تو اس کے لئے ممکن نہیں تھا کہ حملہ کرنے آیا ہے اور اچانک فیصلہ بدل لے۔ لیکن شاہانہ انداز ہوتے ہیں اس نے ایک ایسی بات کہی عبدالمطلب کو کہ اس کے نتیجہ میں اس نے ہاتھ باندھ دیئے اور عہد کی پابندی کے بہانے عملاً ایسی صورت پیدا کر دی کہ اگر حضرت عبدالمطلب اس سے یہ مطالبہ کرتے کہ خانہ کعبہ پر حملہ کا فیصلہ ترک کر دو تو وہ قول دے بیٹھا تھا اس لئے اسے لازماً وہ فیصلہ ترک کرنا پڑنا تھا۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے مجھ پر تاثر ہے کہ چونکہ سمجھدار آدمی تھا اور متاثر ہو چکا تھا قول دیا ہی اس لئے تھا کہ اب یہ آیا ہے نمائندہ بن کر مجھ سے یہ کہے گا کہ اب آپ مجھے قول دیتے ہیں اور مجھے اختیار دیتے ہیں کہ جو چاہوں مانگوں اس لئے میں کہتا ہوں کہ حملہ ختم کریں اور واپس چلے جائیں یہی نیت بظاہر معلوم ہوتی ہے اس گورنر کی جب اس نے یہ کہا اور تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ دیکھ کر کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد اس نے یہی بات کہی کہ اے عبدالمطلب! میں تم سے خوش ہوں اور میں تمہیں اختیار دیتا ہوں کہ اپنے دل کی بات کہو جو چاہتے ہو مانگو میں وہ بات پوری کروں گا۔ عبدالمطلب نے کہا کہ اور تو کچھ نہیں مجھے ضرورت۔ میرے سو اونٹ ہیں جو تمہارے قافلے والوں نے چرا لئے ہیں، تو میرے تو سو اونٹ واپس کر دیجئے۔

جتنا نیک تاثر قائم ہوا تھا عبدالمطلب کے متعلق اس کے دل میں اچانک صاف ہو گیا بلکہ سخت غصے سے بھر گیا۔ اس نے کہا اتنا اچھا نظر آنے والا انسان اتنا گھٹیا نکلا کہ خانہ کعبہ پر حملہ ہو رہا ہے

اور قوم نمائندہ بنا کر بھجوا رہی ہے اور یہاں آ کر جب میں کہتا ہوں کہ مانگو جو مانگتے ہو میں تمہیں ضرور دوں گا تو خانہ کعبہ کو میرے حملہ سے بچانے کی بجائے مجھ سے اپنے سو اونٹ مانگ رہا ہے سو اونٹ۔ تو بڑی نفرت اور حقارت سے اس نے کہا کہ یہی تھی تمہارے دماغ کی پیچ، اپنے سو اونٹ مانگ رہے ہو اور خانہ کعبہ کا ذکر بھی نہیں کیا۔

اس نے کہا اے بادشاہ! مجھے تو اتنا پتہ ہے کہ میں ان اونٹوں کا رب ہوں اور مجھے ان کی فکر ہے جن کا میں رب ہوں **اور خدا کی قسم خانہ کعبہ کا بھی ایک رب ہے وہ جانتا ہے کہ کس طرح اپنے گھر کی حفاظت کرے**۔ یہ کہہ کر وہ چلے گئے اور خانہ کعبہ کے رب نے پھر وہ غیرت کا نمونہ دکھایا کہ ہمیشہ ہمیش کے لئے ابرہہ کا نام اور اس کے لشکر کا نام ان مردود لوگوں کی صف میں لکھا گیا جن کو آسمانی عذاب نے پارہ پارہ کر دیا۔ اور مردوں کے ساتھ کھیلنے والے اور ان کو بھنبھوڑنے والے اور ان کا گوشت کھانے والے جانوران پر مسلط ہوئے۔ اور وہ مٹی کے پتھروں کے ساتھ ٹکڑا ٹکڑا کر ان کو مارتے تھے اور بھنبھوڑ بھنبھوڑ کر ان کا گوشت کھاتے تھے اس طرح وہ ساٹھ ہزار کا لشکر اپنے انجام کو پہنچا۔ (سیرۃ حلبیہ اردو جلد اول صفحہ:۱۹۹)

تو کیا یہ لوگ اصحاب فیل کے مضمون سے بھی واقف نہیں۔ کیا ان کو پتہ نہیں کہ جس خدا کی ہم عبادت کرتے ہیں اور جس کے نام پر خالصۃً اس کی محبت میں ہم نے مساجد تعمیر کیں ہیں۔ ہم کیا ہیں اور ہماری حیثیت کیا ہے وہی ہے جو ان میں سے ہر ایک گھر کا رب ہے اور ہر ایک بیت جو ہم اس کی عبادت کے لئے تعمیر کرتے ہیں اس کا وہی خدا ہے۔ اس خدا کی غیرت آج بھی زندہ ہے جس خدا کی غیرت اس وقت زندہ تھی جب عبدالمطلب نے ابرہہ کو اس کی غیرت سے ڈرایا تھا۔ اور ابرہہ کیا چیز تھا محمد مصطفی ﷺ تمہیں ہمیشہ کے لئے اس کی غیرت سے خبر دار کر چکے ہیں اور محمد مصطفی ﷺ کا قرآن آج بھی للکار رہا ہے اور آج بھی تمہیں ڈرا رہا ہے کہ خدا سے اس معاملہ میں ٹکر نہ لینا اور خدا کی خاطر تعمیر ہونے والی عبادت گاہوں کا رخ نہ کرنا۔

پس ہم کیا اور ہماری حیثیت کیا ہم تو تمہارے مقابل پر اس سے بھی بہت زیادہ کمزور ہیں جتنا ابرہہ کے لشکر کے مقابل پر مکہ میں بسنے والے قریش تھے بلکہ سارا عرب کمزور تھا۔ اس سے بھی کئی گنا زیادہ ہماری کمزوری کی حیثیت ہے۔ لیکن قرآن کا خدا تمہیں للکار رہا ہے اور تمہیں متنبہ کرتا ہے اگر

تم ایک قدم بھی ان راہوں پر آگے بڑھے تو پھر میرے ساتھ تمہارا مقابلہ ہوگا اور جب میرے ساتھ قومیں مقابلہ کیا کرتی ہیں تو قصے اور کہانیاں بن جایا کرتی ہیں، آثار قدیمہ میں ان کو تلاش کیا جاتا ہے۔ **وہ جو خدا بن کر لوگوں پر حکومت کرتی ہیں ان کو بندوں کی غلامی میں جکڑ دیا جاتا ہے اور بعض دفعہ سینکڑوں سال تک پھر وہ غلامی کے عذاب سہتی ہیں۔ اس لئے میں خدا کے نام پر اور خدا کے قرآن کے نام پر اور خدا کے محمد مصطفی ﷺ کے نام پر تمہیں متنبہ کرتا ہوں کہ ان ظالمانہ حرکتوں سے باز آجاؤ ورنہ خدا کے عذاب کا نشانہ بن کر رہ جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں محفوظ رکھے۔**

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور نے فرمایا:

نماز جنازہ ہوگی نماز جمعہ کے معاً بعد۔ ایک ہمارے شعبہ شماریات تحریک جدید ربوہ کے کارکن ہیں چوہدری ناصر احمد صاحب ندیم ان کے والد مکرم چوہدری مظفر احمد صاحب وفات پاگئے ہیں۔ انہوں نے درخواست کی ہے کہ نماز جنازہ غائب پڑھائی جائے۔

ایک ہمارے نہایت مخلص نوجوان راولپنڈی کے سیف الرحمٰن 26 سال کی عمر میں Swimming pool میں روزہ کے دوران نہاتے ہوئے حادثے کا شکار ہوگئے۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے Dive کرتا ہے انسان تو پتھریلے فرش سے پہلے رک نہیں سکتا وقت پہ بدلتا نہیں اپنا رخ تو سر ٹکرا جاتا ہے یا ویسے ہی کوئی ان کو (تفصیل تو نہیں ملی) غوطہ آگیا ہو تو بہرحال وہ روزہ کی حالت میں Swimming pool میں شہید ہوگئے ان کا خاندان بھی بڑے دکھ کی حالت میں ہے اور انہوں نے درخواست کی ہے۔

اسی طرح ہمارے ایک معروف دوست سلسلہ کے عبدالحئی صاحب گروپ کیپٹن کینیڈا کی اہلیہ محترمہ مکرمہ اقبال اختر صاحبہ کا آپریشن ہوا تھا یہ شیخ ناصر احمد صاحب جو سوئٹزرلینڈ میں ہیں آج کل واقف سلسلہ ان کی خالہ زاد بہن تھیں۔ آپریشن ہوا اور اس وقت تو ٹھیک تھا مگر کچھ دیر کے بعد وہ آپریشن بگڑ گیا اور پھر جانبر نہ ہوسکیں۔

ان تینوں کی نماز جنازہ جمعہ کے معاً بعد ہوگی۔